© rasailojaraid.com

عبدالرؤف طاہر
ایڈیٹر اردو نیوز جدہ

ایک شام...... ''اردو نیوز'' جدہ کے نام
(سید محمد کفیل بخاری کی گفتگو)

☆......سید محمد کفیل بخاری حافظ قرآن ہیں، گریجوایٹ ہیں، مجلس احرار اسلام کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ہیں، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے نواسے ہیں اور ان کی گود میں کھیلے ہیں۔

☆......مجلس احرار اسلام کے ترجمان ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے مدیر ہیں۔ جو ۱۹۸۸ء سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔

☆......ان کی خطابت میں خاندانی اور جماعتی ورثے کی جھلک پوری پائی جاتی ہے۔

☆......۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کو انہوں نے نوعمری میں دیکھا۔ اس میں شریک ہوئے اور اسی تحریک سے اپنی جماعتی زندگی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اس تحریک کی بعض نہایت نادر اور قیمتی یادیں ان کے حافظے میں محفوظ ہیں۔ انہیں تحریک کی مرکزی قیادت کو بہت قریب سے دیکھنے اور کئی تاریخی لمحات کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل، مولانا یوسف بنوریؒ، مفتی محمودؒ، سید ابوذر بخاریؒ، سید مودودیؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور شورش کاشمیریؒ وغیرہم کی طویل مشاورت، یکم ستمبر ۷۴ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں منعقدہ تاریخی جلسہ...... یہ سب یادیں ان کے حافظے میں تر و تازہ ہیں۔

☆......۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۹ء تک بیس برس حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی تربیت میں رہ کر، مجلس احرار اسلام کے سٹیج پر کام کرنے کا اعزاز حاصل رہا۔

☆......آج کل امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے فرزند سید عطاء المہیمن بخاری مجلس احرار اسلام کے امیر ہیں۔ پروفیسر خالد شبیر احمد سیکرٹری جنرل، عبداللطیف خالد چیمہ سیکرٹری اطلاعات اور سید محمد کفیل بخاری ڈپٹی سیکرٹری جنرل ہیں۔

☆......سید محمد کفیل بخاری رمضان المبارک کے آخری عشرے میں عمرہ کے لیے حجاز مقدس آئے اور واپسی پر ایک شام ''اردو نیوز'' جدہ کے ساتھ اُن کی گفتگو کا اہتمام کیا گیا۔ انہوں نے قادیانیت کے حوالے سے جو گفتگو کی وہ ہدیہ قارئین ہے۔

منکرینِ ختم نبوت اور نئی حکومتی آشیر باد:

بیرونِ ملک پاکستانیوں کے لیے شناختی کارڈ بنوانے کا درخواست فارم اب اس عبارت سے خالی کر دیا گیا ہے جو درخواست گزار کو حلفاً یہ بیان دینے کا پابند بناتی تھی کہ وہ ختم نبوت کے عقیدے پر یقین رکھتا ہے۔ حضور سید المرسلین ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ آپ کے بعد ہر مدعی نبوت کو جھوٹا اور کافر سمجھتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے۔

اس حلفیہ عبارت کا حذف وخاتمہ، قادیانیوں کے لیے سفرِ حجاز اور حرمین شریفین میں داخلے کو آسان تر بنا دیتا ہے۔ یہ ایک مؤثر قانونی اور اخلاقی رکاوٹ تھی جو ختم کر دی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان اور واضح اور اٹل شرعی احکام کی رو سے حدودِ حرم میں کوئی غیر مسلم داخل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ قادیانیوں جیسے مرتد اور خوفناک سازشی ٹولے کو اس کی کھلی چھٹی دی جائے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکومتِ پاکستان کے اس اقدام نے گویا سرکاری سرپرستی میں' حرمین شریفین کے تقدس کی پامالی ممکن بنادی ہے۔

یہ ایک سوچی سمجھی سکیم ہے جس کے مختلف اجزاء کی وقتاً فوقتاً رونمائی کروائی جاتی رہی ہے۔ کچھ ہی عرصہ پہلے نئے پاکستانی پاسپورٹ میں سے مذہب کے اندراج کا خانہ حذف کیا گیا ' جسے بڑھتے ہوئے دینی احتجاج اور عوامی گرفت کے پیشِ نظر بظاہر ''واپس'' لے لیا گیا۔ اس اقدام کی روح بھی یہی ناپاک منصوبہ تھا جسے اب شناختی کارڈ کے درخواست فارم میں سے حلفیہ عبارت اڑا کر پورا کیا جارہا ہے۔

امریکہ محکمہ خارجہ کی رپورٹ گزشتہ مہینے ہر منظرِ عام پر آئی ہے' جس میں واضح کہا گیا ہے کہ تحفظ ناموسِ رسالت اور حدود کے قوانین کے سلسلے میں حکومتِ پاکستان پر مزید'' کارکردگی'' کا مظاہرہ کرنے کے لیے مزید دباؤ ڈالنا ضروری ہے۔

پرویز مشرف کے اقتدار سنبھالنے کے ابتدائی عرصے میں ہی تحفظ ناموسِ رسالت کے قانون میں تبدیلی کی بات کی گئی مگر فوری ردّعمل شدید تھا کہ فوراً ہی حکومت نے پسپائی اختیار کی۔

مجلس احرار اسلام......مختلف دینی مراکز اور مدارس چلا رہی ہے۔ حالیہ چند برسوں سے ''محاضرات ختم نبوت'' کے عنوان سے پڑھے لکھے طبقے کو ختم نبوت کے اہم ترین محاذ پر ''دشمنوں'' کی جارحیت اور اپنی دفاعی وایمانی تگ وتاز سے باخبر کررہی ہے۔ ابھی تک یہ شارٹ کورسز لاہور، ملتان اور چیچہ وطنی کے مراکز میں منعقد کیے جارہے ہیں۔ آہستہ آہستہ ان کا دائرہ ملک کے سبھی اہم شہروں تک پھیلایا جائے گا۔ یہ ایک مستقل محنت اور نہایت ضروری کام ہے جس کی اہمیت سے ناواقفی ہمارے پڑھے لکھے طبقے میں افسوسناک حد تک پائی جاتی ہے۔ کراچی اور پشاور میں ''محاضراتِ ختم نبوت'' کا آغاز بہت جلد ہورہا ہے۔

برصغیر میں تحفظ ختم نبوت اور ردّ قادیانیت میں احرار کا کردار تاریخی اور کلیدی ہے۔ تقسیم وطن سے پہلے ۱۹۳۴ء اور بعد میں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریکیں اس کا ثبوت ہیں۔

عالمِ عرب میں فتنۂ قادیانیت سے آگاہی عام کرنے میں اوّلین خدمت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ان کی کتاب ''القادیانیہ'' عربی اردو اور انگریزی تینوں زبانوں میں ہے۔ بعد کے لکھنے والوں میں علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید کی کتاب بھی قابل ذکر ہے۔

قادیانیوں کی ڈھٹائی یہ ہے کہ وہ اپنے چینل MTV پر آج بھی مرزا طاہر کی سوال وجواب کی نشستیں دکھاتے ہیں ۔جس میں حسن عودہ نامی فلسطینی نوجوان کو مرزا کے سیکرٹری اور عربی ترجمان کا کردار ادا کرتے ہوئے دکھلایا جاتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو قادیانیت سے توبہ کی توفیق اور ہدایت عطاء فرمادی تھی۔

سعودی عرب سے' الشیخ محمد خیر محمد مکی، الشیخ عبدالحفیظ مکی وغیرہم محاسبۂ قادیانیت کے سلسلے میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ سعودی ائمہ ومشائخ نے ہمیشہ ہی اس ضمن میں دوٹوک اصولی مؤقف کا اظہار کیا ہے۔

حکومتِ پاکستان کی قادیانیت نوازی، ختم نبوت کے اقراری حلف کے خاتمے سے نہایت سنگین حدوں میں داخل ہوگئی ہے۔ او آئی سی اور رابطہ عالم اسلامی جیسے عالمی اداروں کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہیے کہ یہ قادیانیوں کو حرمین کے تقدس کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پامالی کی کھلی چھٹی دینے کے مترادف ہے۔

صدر پرویز مشرف کے معتمد اور مشیر خاص طارق عزیز ایک معروف اور خاندانی قادیانی ہیں۔

چناب نگر (پرانا نام......ربوہ) کی زمین کوڑیوں کے مول، جماعتِ احمدیہ نے ۱۹۴۷ء میں اس وقت کے انگریز گورنر پنجاب سرفرانسس موڈی سے ''خریدی'' تھی۔ اب گزشتہ چند سال میں بیرون ملک مقیم قادیانی ڈالر، پونڈ اور یورو کی اندھادھند بارش سے، چناب نگر کے گردونواح کی اراضی دھڑا دھڑ خرید رہے ہیں۔ حکومتی ادارے اس کارروائی پر چپ ہیں۔ ملکی سلامتی کے نقطۂ نظر سے بھی اور بڑھتی ہوئی معاشی طبقاتیت کے خوفناک نتائج سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ اراضی کی غیر حقیقی طور پر قیمتیں بڑھانے اور چکانے والوں کا محاسبہ کیا جائے۔ ''طاہر آباد'' اور ''نیو ربوہ'' جیسی یورپی اور امریکی سٹائل کی ماڈرن کالونیاں بسانے والا قادیانی لینڈ مافیا ہزاروں ایکڑ زمین خرید کر، عملاً چناب نگر کی محدود فضا سے باہر نکل کر اطراف وجوانب میں دور تک اثر ونفوذ حاصل کررہے ہیں۔ یہ پاکستان میں دوسرے ''اسرائیل'' کے قیام کی یہودی سازش ہے۔

وفاقی حکومت کی طرف سے حال ہی میں فرقہ واریت اور مذہبی تشدد کا سبب بننے والی نوے کے قریب کتابوں پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ نہایت حیران کن بات یہ ہے کہ اس فہرست میں عقیدۂ ختم نبوت کی تشریح اور حفاظت کے لیے لکھی گئی بہت سی کتب بھی شامل ہیں۔ کیا قادیانیوں کے کفر، دجل اور تلبیس کی وضاحت اور مذمت کرنا ''فرقہ واریت'' ہے؟ ملکی آئین جن کو غیر مسلم قرار دے چکا ہے، ان کو ''فرقہ'' کے درجے پر لاکر، کھل کھیلنے کی اجازت دینا، دفاعی حصار فراہم کرنا اور حفاظتی چھتری تلے پروان چڑھانا اور پالنا پوسنا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟

پرویز حکومت نے کسی قادیانی جریدے یا مجلّے یا کتاب پر آج تک پابندی نہیں لگائی۔ حالانکہ وہ لوگ کھلم کھلا ملکی قانون کا مذاق اڑاتے ہوئے اپنے لیے اسلامی شعائر اور اصطلاحات کا استعمال روا رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس...... ''نقیبِ ختم نبوت''، جیسے سنجیدہ، تحریکی اور علمی مجلّے کو کئی بار انتباہی نوٹس موصول ہو چکے ہیں۔

قومی اسمبلی کے جس تاریخی فیصلے کی رو سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، وہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو صادر ہوا تھا۔ پرویز مشرف کے عہدِ حکومت میں، اس دن کو منانے کی خصوصی اور شعوری محنت کی گئی جو الحمدللہ کامیاب رہی ہے۔ مقصد ختم نبوت اور تحفظ ناموسِ رسالت کے ایشوز کو بہرصورت زندہ رکھنا ہے۔

قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پا جانے کے بعد، محاسبۂ مرزائیت کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے۔ ان کی حیثیت تب سے ایک زخمی سانپ کی سی ہے۔ ''ربوہ'' کی خود مختار ''ریاست'' میں پہلی دراز ۲۸؍فروری ۱۹۷۶ء کو اس وقت پڑی جب وہاں مسلمانوں کے پہلے دینی مرکز ''مسجد احرار'' کا افتتاح ہوا۔ یہ ایک تاریخی نمازِ جمعہ تھی جس کی ادائیگی سے ملک بھر کے مسلمانوں کو روکنے کے لیے، اس وقت کے وزیر اعلیٰ حنیف رامے کی حکومت نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ جانشین امیر شریعت حضرت سید ابوذر بخاریؒ، مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ اور درجنوں احرار کارکنوں کو نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے جرم میں گرفتار کرلیا گیا۔ رامے صاحب نے پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے احتجاج پر کہا کہ: ''سید عطاء المحسن بخاریؒ نے احمدیوں کو گالیاں دی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں‘ اس لیے انہیں گرفتار کرلیا گیا ہے۔‘‘

مجلس احرا رِاسلام چناب نگر کے گردونواح میں آباد پسماندہ بستیوں کے مسلمان بچوں کی تعلیم اور مسلمان جاگیرداروں کے ظلم وستم کے مقابلے میں صحت اور تعلیم کی سہولتیں فراہم کرنے میں برابر کوشاں ہے۔ میٹرک تک مفت تعلیم ،قرآن کریم کی حفظ وناظرہ تعلیم اور درسِ نظامی جیسے مختلف شعبے الحمدللہ کامیابی سے چل رہے ہیں۔ سال بھر میں وقتاً فوقتاً مفت میڈیکل کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ اب ایک کروڑ روپے کی لاگت سے ایک بڑے ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ زیرِ عمل ہے، اس کے لیے زمین خرید لی گئی ہے۔

مجلس احرارِ اسلام کے دو شعبے اس وقت مصروفِ عمل ہیں۔

(۱) شعبۂ تبلیغ بعنوان: تحریک تحفظ ختم نبوت۔ جس کے تحت اندرون وبیرونِ ملک ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے حوالے سے تحریکی، عوامی اور تحریری تقاضے تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔

(۲) شعبۂ تعلیم بعنوان: وفاق المدارس الاحرار جس کے تحت ملک بھر میں تیس (۳۰) کے قریب مدارس دینیہ کام کررہے ہیں۔

میں اُردو نیوز ’’جدہ‘‘ کے عملہ ٔ ادارت کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری گزارشات سننے کے لیے اس تقریب کا اہتمام کیا اور دیگر سامعین کا بھی ممنون ہوں جو اپنا قیمتی وقت نکال کر میرے لیے تشریف لائے۔

ماہانہ مجلس ذکرواصلاحی بیان
3 دسمبر 2006ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکرواصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

سلیم الیکٹرونکس

SALEEM ELECTRONICS, MULTAN
SALEEM
ELECTRONICS
HUSSAIN AGAHI ROAD, MULTAN
ڈاؤلینس ریفریجریٹر اے سی
سپلٹ یونٹ کے بااختیار ڈیلر
Dawlance
ڈاؤلینس لیا تو بات بنی
061- 4512338
061- 4573511
حسین آگاہی روڈ ملتان

© rasailojaraid.com